بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ (الآیہ)

سلسلہ تبلیغ اسلام و احکام کا پہلا نمبر

یعنی

حسن اسلام کی ایک جھلک

از حکیم الامۃ حضرت مولانا مولوی شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی دام فیضہم

اسلامی اعمال و اخلاق کا نمونہ جس سے اخلاقی فلسفی طور پر اسلام کی حقانیت ثابت ہوتی ہے

یہ دو غرض سے لکھی گئی ہے ایک یہ کہ مبلغین اس مضمون کو مخاطبین کے ذہن نشین کیا جاوے دوسرے یہ کہ دوسری قومیں اسپر نظر کرکے اسلام کی معتقد ہوں تو

شریعت بعد تصحیح عقائد و ادائے ارکان اسلام کے اسکا بھی حکم کرتی ہے کہ اخلاق و عادات حسنہ کو اختیار کرنا چاہیے چنانچہ وہ حکم دیتی ہے کہ آدمی تقوی کرے یعنی تمام ان چیزوں سے احتراز کرے جو اسکے دین میں

مضر ثابت ہوں اور خدا کے واسطے خالص نیت سے
عمل کرے۔ نیکی کرے عمل میں احسان کی رعایت
کرے اور احسان یہ ہے کہ آدمی اسطرح اپنے
رب کی عبادت کرے گویا کہ وہ اسکی آنکھوں کے
سامنے ہے۔ خلق اللہ کے ساتھ خیر خواہی سے
پیش آئے۔ صبر کیا کرے یعنی دہشت اور الم کے
مقابلہ میں ثابت قدم رہے۔ جو چیز خدا کی پسندیدہ
ہو اُسپر راضی رہے۔ حیا کرے اور حیا ارتکاب
افعال شنیعہ کے خوف سے جی رُک جانیکا نام ہے
حلم سے پیش آئے۔ یعنی جوش غضب میں نرمی
سے کام لے۔ عفو کیا کرے اور عفو کے معنے
خطا کار سے باوجود قدرت کے بدلہ نہ لینا ہے
مگر حدود[ع] بوجہ مضر عام ہونے کے اس سے مستثنے ہیں
اچھے کاموں میں لوگوں کی حرص کرے۔ سخاوت
و کرم میں کوتاہی نہ کرے۔ شجاعت کرتے میں
پیشقدمی کے ساتھ موصوف ہو۔ غیرت کیا کرے
یعنی دین و آبرو کو تہمت سے محفوظ رکھے ثابت قدم
رہے یعنی خوف کے وقت نہ گھبرائے۔
دوسروں کو اپنے فائدہ پر ترجیح دے۔ مروت
سے پیش آئے۔ اور وہ بقدر امکان لوگونکو نفع
پہنچانے کی سچی رغبت کا نام ہے۔ ضبط نفس کو ہاتھ
سے نہ جانے دے یعنی خواہش نفسانی کے ہیجان کے
وقت اپنا جی قابو میں رکھے۔ قناعت کرے صاحب وقار
یعنی مطالب کیطرف متوجہ ہونیکے وقت سنبھلا رہے سکون
سے پیش آئے۔ یعنی لڑائی جھگڑوں میں جلدبازی
سے کام نہ لے۔ رفق کا برتاؤ کرے۔ اور وہ
امر جمیل تک پہنچانے والی چیز کی عمدہ طور سے
پیروی کرنے کا نام ہے۔ حسن سیرت کو

ع یعنی تعزیرات شرعی ۱۲

اختیار کرے یعنی جو چیز نفس کے کمال کا باعث
ہو۔ اُس سے محبّت کرے۔ حِکمت کے ساتھ
موصوف ہو۔ شکر کرتا رہے۔ خدا سے ڈرتا رہے
اُسکی ذات سے اُمید رکھے۔ اپنے سارے کام
خدا کے سُپرد اور اُسکے حوالہ کر دے۔ الفت کا
برتاؤ رکھے۔ اور وہ اصطلاح میں تدبیر معاش
میں متفق الرائے ہو کر سعی کرنے کا نام ہے۔ وفادار
بنے۔ صلہ رحم یعنی اپنے اہل قرابت سے سلوک
کرتا رہے۔ خلق اللہ پر شفقت کیا کرے۔ اُسکے
بندوں کی اصلاح میں مصروف رہے۔ امانتدار
بنے۔ وعدہ اور عہد کو پورا کرتا رہے۔ دوستی اور
دشمنی جو کچھ کرے خدا کیواسطے کرے۔ لوگوں کے
ساتھ نیک گماں رکھے۔ سلامت روی اختیار کرے۔
کوشش پر آمادہ رہے۔ بھاری بھرکم بنا رہے۔
نیک کاموں میں جلد باز ہو۔ دین کے معاملہ میں مضبوط
ہو خدا کے ساتھ انس حاصل کرے۔ دل میں
اُسکی محبت اور شوق پیدا کرے پارسائی اپنا شعار
رکھے۔ ورع کو ضروری سمجھے۔ یعنی اعمال جمیلہ کو
اپنے ذمہ لازم کرے۔ استقامت اور راستی اختیار
کرے۔ عالی حوصلہ رہے یعنی ایسی چیزوں اختیار
کرے جس سے نیک نام ہو۔ دل کا نرم رہے
یعنی دوسرے کی تکلیف پر علی العموم اُسکا جی دُکھے
پاک کمائی حاصل کرے۔ یعنی بغیر کسی قسم کی ذلت
اٹھائے اور بدون کسی ظالمانہ کارروائی کے مال
حاصل کرے۔ مال اچھے موقعوں پر خرچ کیا
کرے۔ غصّہ کو ضبط کرے۔ خدا کے ساتھ پستی
اور بندگی سے پیش آئے۔ آزادی اختیار کرے

اور وہ شہوتوں اور خواہشوں کی پابندیوں سے
اپنے نفس کو آزاد رکھنے کا نام ہے اپنے نفس
کا حساب لیتا رہے اور اسکی جانچ کیا کرے اور
نازیبا امور سے ملامت کرتا رہے۔

خلاصہ یہ کہ جتنے خصائل حمیدہ ہیں شریعت
نے سب ہی کا حکم دیا ہے پس آدمی کو چاہیئے
کہ ان عمدہ خصائل کو اختیار کرکے اپنے نفس کا
ہمیشہ علاج کرتا رہے۔ اور یہانتک کوشش کرے
کہ کمال کی حدتک پہنچ جائے اسیطرح یہ شریعت
برائیوں سے بھی روکتی ہے چنانچہ وہ کفر کی اجازت
نہیں دیتی۔ عبادت میں کسیکو خدا کا شریک ٹھیرانا
ناجائز قرار دیتی ہو بدکاری سے منع کرتی ہو اسکا حکم ہے
کہ خدا کے اوامر ونواہی کی مخالفت نہ کیجائے۔
خواہش نفسانی کی پیروی سے آدمی باز رہے
ریا کو چھوڑ دے۔ یعنی لوگوں کو دکھلانے کی غرض
سے عمل نہ کرے بلکہ محض خدا کے لئے اپنے کو
بُرا نہ سمجھے۔ کینہ نہ رکھے۔ خود بینی سے کنارہ کش
رہے۔ اور خود بینی یہ ہے کہ آدمی عمل کرکے اپنے
کو کچھ سمجھنے لگے حالانکہ چاہیئے تو یہ کہ اسکی نظر خدا
کے فضل پر ہو جس نے اُسے عمل کرنے کی توفیق
عنایت کی۔ حسد نہ کرے۔ اور وہ دوسرے سے نعمت
زائل ہو جانے کی آرزو کا نام ہے لوگونکی مصیبتوں
پر خوشش نہ ہوا کرے۔ کسی کی عداوت پر اقدام
نہ کرے۔ ہاں جو محض خدا کے لئے ہو اسکا مضائقہ
نہیں۔ تہور سے باز رہے اور وہ ایسی شئے جو اُسکے
قابو کی نہ ہو۔ بیجا دلیری کر بیٹھنے کا نام ہے۔ خدا
کے ساتھ بدگمانی نہ کرے۔ بدشگونی اور بدفالی

جسکی شریعت میں کوئی سند نہیں نہ کیا کرے۔
بخل کو چھوڑ دے۔ نہ لالچ کے مارے خرچ میں
انتہا درجہ کی تنگی کرے اور نہ فضول خرچی اور روپیہ
اڑانے پر آمادہ ہوجائے ناریبا اُمور کے لئے
مال سے محبت نہ کرے۔ کاہلی اور بیکار پڑے رہنے
سے احتراز کرے۔ جلد بازی سے بچے سنگدلی
اور درشتی اختیار نہ کرے۔ بے شرمی اور بے حیائی
کے پاس نہ پھٹکے۔ بے استقلالی نہ کرے۔ کسیکی
نعمتوں کے ساتھ انکار اور ناشکری سے پیش نہ
آئے۔ غضب و غصہ کی عادت نہ ڈالے علماء
سے عداوت نہ رکھے۔ خدا کے مقابلہ میں دلیری
نہ کرے اسکے غصہ اور عذاب سے بیخوف نہ ہو۔
اُمور دُنیا میں سے اگر کوئی چیز فوت ہوجائے تو
اُسپر افسوس نہ کرے۔ دین کے معاملوں میں
ڈھیلا نہ ہو۔ سبکی اور اوچھے پن سے اپنے آپ کو
بچاتا رہے۔ ناحق کسیکی الزام دہی کے درپے نہ ہو
حق بات سے جان بوجھکر انکار نہ کرے اور نہ اپنی
بڑائی کے زعم میں اُسکے مقابلہ پر آمادہ ہو۔ سرکشی
اور انکار کرنے سے باز رہے۔ لالچ اور حرص نہ
کرے۔ پژمردہ دلی سے علیحدہ رہے گناہوں پر
اصرار نہ کرے۔ بیموقع غصہ نہ کرے خدا کے دین
کی حمایت کے سوا جوش میں نہ آجائے۔ خدا کی
رحمت سے ناامید نہ ہو۔ ظالموں اور مجرموں سے
محبت نہ رکھے۔ نیکوں سے عداوت نہ کرے۔
ایسا دل سخت نہ کرے کہ کسی مضطر کی مدد نہ
کرسکے۔ زبان کی بہتیری آفتیں ہیں۔ جن سے
آدمی کو چاہیئے کہ ہمیشہ بچتا رہے مثلاً چغلخوری کرنی

یعنی کسیکی ایسی بات ظاہر نہ کر دے جسکا ظاہر ہو
اسے ناگوار ہو۔ کسیکا راز فاش نہ کرے۔ مسخرہ
اور دل لگی بازی نہ کرے لوگوں کی ہنسی اور تذلیل
درپے نہ ہو لعن طعن اور گالی گلوج کرنے سے
کو محفوظ رکھے۔ بیہودہ چیزوں کو کھلے کھلے الفا
میں نہ کہہ بیٹھا کرے۔ لوگوں کے حسب و نسب میں
عیب نہ نکالا کرے۔ ناحق نہ جھگڑے یعنی دوسر
کی بات میں بلا اس قصد کے کہ حق ظاہر ہو جائے
خواہ مخواہ اعتراض نہ کرے۔ محض دوسرے
تنگ کرنے کے لئے گفتگو نہ کرے بیجا باتوں میں
دخل نہ دیا کرے۔ ندیدہ پن نہ کرے۔ ہاں جو
بھوکوں مرنے لگے وہ معذور ہے۔ منہ دیکھی باتیں
نہ کرے۔ لوگوں سے دو فصلی باتیں نہ کہے۔ بیہود
سفارش نہ کرے۔ نیکی سے منع اور برائی کا حک
نہ کرے۔ سخت کلامی اور درشتی سے باز رہے
مانگنے سے بچے۔ لوگوں کے عیبوں کی تفتیش
کرے۔ ظالم کی زندگی کی دعا نہ مانگے مسجد میں
دنیاوی باتیں نہ کرے لوگوں کے نام بگاڑ بگاڑ کر
نہ لیا کرے۔ خدا کے سوائے کسیکی قسم نہ کھائے
زیادہ قسم کھانے سے اگرچہ سچی بات پر کیوں
ہو خدا کے نام کی عظمت قائم رکھنے کے لئے
احتراز کرے۔ اپنے بھائی کی معذرت قبول کرے
رد نہ کرے۔ قرآن شریف کی من گھڑت تفسیر
کرے۔ بغیر کسی مصلحت شرعی کے دوسرے کی بات
نہ کاٹے۔ ہر شخص جسکے ماتحت ہو اسکے کلام کے
قبول کرنے سے جبتک کہ شرع کے خلاف نہ ہو
انکار نہ کرے اور اسکی مخالفت سے بچے۔ کسی

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	=
=	[illegible]
=	=
=	=
=	=
=	=
=	=
[illegible]	[illegible]
=	=
=	=
=	=
[illegible]	[illegible]
=	=
=	=
[illegible]	[illegible]
=	=
=	=
[illegible]	[illegible]
=	=
[illegible]	[illegible]
=	=
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	=
[illegible]	[illegible]
=	=
[illegible]	[illegible]
=	=
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

تیسرے کے سامنے دو شخص سرگوشی نہ کریں جس سے
اسے رنج ہو۔ پرائی جوان عورت سے باتیں نہ
کرے۔ جو گناہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے۔ اُسکو
گناہ کا راستہ نہ بتائے۔ ایسی خوش طبعی نہ کرے
جسکی شرع نے اجازت نہ دی ہو یا جس سے شر اٹھ کھڑا
ہو۔ لایعنی باتوں کے تکلم سے علٰحدہ رہے۔ غلام
کو اُسکے مالک سے اور عورت کو اُسکے شوہر سے
بہکا کر برگشتہ خاطر نہ کرے جھوٹی شہادت نہ دی
سچی گواہی دینے سے جان نہ چرائے۔ بھولی پارسا
عورتوں کو تہمت نہ لگائے۔ مردوں کو گالیاں نہ
دے بادشاہوں کو دشنام سے یاد نہ کرے۔
انکی صلاحیت کی دعا سے باز نہ رہے۔ علم نہ چھپائے
جان بوجھکر خدا ورسول پر جھوٹ نہ باندھے۔
مفسدہ پردازی کی باتوں سے اجتناب کرے۔
تاکہ لوگ ضرر سے محفوظ رہیں۔ بیحیائی کی باتون میں
بہت نہ رہا کرے جس سے کہ لوگ اندیشناک
ہو جائیں۔ مانگنے میں ایسا بھی الحاح نہ کرے جس سے
دینے والے کو ایذا پہنچے۔ خیرات کرکے احسان نہ
جتائے۔ مخلوق کے احسان کی ناشکری نہ کرے۔
جس سے کہ خدا کی نعمتون کا ناشکر ٹھیرے مریض
پر جو کچھ قرض ہو اُسے نہ چھپائے بلکہ صاف اقرار
کردے۔ کسی کے نسب کا نہ جھوٹا اقرار ہی کری
اور نہ اُس سے انکار کرے لوگونکی آبروریزی میں
زبان درازی نہ کرے۔ اپنا باپ چھوڑ کر دوسرے
کو باپ نہ بنائے امر بالمعروف ونہی عن المنکر ترک
نہ کرے۔ غیبت سے بچے۔ اور وہ کسیکی نسبت
اُسکی غیبوبت میں ایسی بات کہنا ہے جو اُسے بُری

معلوم ہوا اور یہ زبان کی ایسی آفت ہے کہ لوگ اس میں
اکثر مبتلا ہوجاتے ہیں اور اسی سے ضرر بھی نہایت
عظیم ہوتا ہے اسکے علاوہ اور بہتیرے قبیح اعمال
وافعال سے بھی شریعت منع کرتی ہے۔ مثلاً وہ
عہد کو توڑنے اور وعدہ خلافی کرنے سے ممانعت
کرتی ہے۔ دغابازی اور مکاری اور دھوکہ بازی
کی اجازت نہیں دیتی۔ فتنہ پردازی کی سخت
مخالف ہے اور وہ لوگوں میں گڑبڑ مچادینے
کا نام ہے۔ خلل اندازی اور بغیر کسی دینی مصلحت
کے اختلاف کرنے کو جائز نہیں رکھتی۔ خونریزی
خودکشی۔ حرام کاری اور لواطت کو اگرچہ اپنی ہی
عورت کے ساتھ کیوں نہ ہو ناجائز تبلاتی ہے
کیونکہ ان اُمور میں خداوندی حکمت کی مخالفت
لازم آتی ہے۔ اور انسانی نسل گھٹتی ہی خصوصاً
زنا سے تو لوگوں کے نسب محفوظ نہیں رہتے
جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ باہم ہمدردی نہیں رہتی نسب کے
بارہ میں لوگ دہوکا کھاتے ہیں مال و متاع کے ایسے
لوگ مالک بنائے جاتے ہیں جنکا ذرا بھی استحقاق نہیں
بچہ اسوجہ سے کہ اُسکا پورے طور سے کوئی پرورش
کرنیوالا نہیں ہوتا جلد ضائع ہوتا ہے خلاصہ یہ کہ
اسمیں طرح طرح کی قباحتیں پائی جاتی ہیں کہانتک
کوئی بیان کرے۔ شریعت میں اسکی اجازت نہیں
ہے کہ پرائی عورت کو کوئی چھوئے یا تنہائی میں
اسکے پاس ٹھیرے کیونکہ اس سے ناجائز تعلق
کا اندیشہ ہے علی ہذا القیاس بے ریش لڑکے
کے بارہ میں بھی یہی کہا جاسکتا ہے اسیطرح اسکا
حکم یہ بھی ہے کہ عورتوں کے معمولی ایام میں اُنسے

مقاربت نہ کی جائے اسلئے کہ اُسمیں سراسر گندگی ہے اور
نہ کسی عورت کو ایسی جگہ سفر کرنے کی اجازت ہے جہاں
اُسے اپنی آبرو کے جانیکا اندیشہ ہو مردوں کو عورتوں
کی اور عورتوں کو مردوں کی وضع اختیار کرنیسے
روکتی ہے اور اس بات کا امر کرتی ہے کہ صحبت
کے وقت ذرا بھی بے پردگی نہ ہونے پائے
اور اسکے حکم کے موافق جو نکاح پر قدرت رکھتا
ہو اور اُسکو کوئی وجہ عذر کی نہ ہو تو وہ بے نکاح
نہیں رہ سکتا کیونکہ اسمیں نسل کی افزائش کے
اعتبار سے خداوندی حکمت کی مخالفت لازم آتی
ہے اگر کسی کے اختیار میں کوئی عورت ہو یعنی وہ
اُس کا ولی ہو تو نکاح کرنیسے اُسے ہرگز نہ روکے
مرد اپنی عورت کا اور عورت اپنے مرد کا راز فاش
نہ کرے۔ بن سنور کر کوئی عورت نہ نکلے۔ کوئی مرد
اپنی عورت کے معاملہ میں بے غیرتی نہ اختیار کرے
اسی طرح کوئی پرائے مرد اور عورتوں میں متوسط
نہ بنے۔ کوئی نشہ نہ پئے۔ کیونکہ اسمیں عقل ایسی
افضل نعمت جو خدا نے انسان کو عنایت کی ہے
جاتی رہتی ہے اور نشہ باز جو کچھ نہ کر گزرے تھوڑا
ہے۔ کسی گناہ یا فعل شنیع سے بند نہیں پھر اُس
کے نقصانات کے مقابل میں جو کچھ اُس سے نفع
خیال کیا گیا ہے کیا حقیقت رکھتا ہو۔ کوئی قمار
بازی نہ کرے کیونکہ اس سے مال ناحق خطرہ میں پڑجاتا
ہے۔ اپنے اسباب کی نکاسی کے لئے کوئی جھوٹی قسمیں
نہ کہایا کرے۔ ناپ تول میں کمی نہ کرے۔ صاحب وسعت
باوجود مطالبہ کے کسی کا حق نہ ٹالا کرے بیجا موقعوں پر
مال نہ اُڑائے اپنے پڑوسی کو اگرچہ غیر مذہب والا کیوں

نہ ہو کسی قسم کی تکلیف نہ دے۔ چوری ڈاکہ زنی نہ کرے
سود نہ لے۔ کیونکہ سود لینے سے وائن جو قرض دیگر
لوگوں کے ساتھ احسان کرتا تھا اور حاجتمند کا اس طرح
بڑا آسانی سے کام نکل جاتا تھا اُس کا دروازہ بالکل
بند ہو جاتا ہے۔ تجارتی مال لانے والوں سے بالا بالا
ملکر دام توڑ لیا کرے۔ اگر کوئی کچھ سودا چکار ہا ہو
تو اُس پر بھاؤ نہ کرنے لگ جایا کرے۔ آپسمیں شرکا
ایک دوسرے سے خیانت نہ کریں مالک کی بلا
اجازت عاریت میں کوئی بیجا تصرف نہ کرے۔ مزدور
سے کام کرا کر اُس کی مزدوری نہ مارے۔ بلکہ اسکے ادا
کرنے میں دیر بھی نہ لگائے۔ جن چیزوں کی عام
طور پر یا کسی خصوصیت کے ساتھ اجازت ہو اُس سے
لوگوں کو نہ روکے کسی خاص راستہ میں مالک کی بلا
اجازت کوئی تصرف نہ کرے۔ اسی طرح عام راستوں میں
کوئی ایسا امر نہ کرے جس سے لوگوں کو تکلیف پہنچے
امانت میں خیانت نہ کرے۔ جانداروں کی تصویر
کھینچے اور نہ اُن کی تصویروں کو اپنے مکان میں رکھے
تاکہ حیوانات اور اُن کی تصویر کی پرستش کرنے
والوں کی مشابہت سے بچا رہے۔ کھانا اتنا زیادہ
بھی نہ کھائے کہ جس سے صحت میں فرق آجائے
اور ضرر پہنچے ظلم اور تعدی کی راہ سے اپنی کئی
عورتوں میں سے بعض کو بعض پر ترجیح نہ دے
ناراض ہو کر کسی مسلمان سے تین دن سے زیادہ
بول چال نہ چھوڑے آپسمیں بگاڑ کرنے اور عداوت
کرنے سے باز رہے اپنے بال بچوں کو ضائع نہ ہونے دے
بلا اجازت شرعی نہ کسی کو مارے اور نہ کسی کو ہتھیار سے
دھمکائے۔ جادو کے سیکھنے سکھانے اور اُسکے عمل پر

کچھ لینے سے باز رہے۔ فال گوئی اور نجوم سے پرہیز کرے اور اسکے جاننے والوں کی طرف رجوع نہ ہو اپنے حاکم سے بغاوت نہ کرے اور نہ کسی دنیاوی غرض کے فوت ہونے کی وجہ سے اُس سے عہد شکنی کرے۔ ایسی حالت میں ہرگز حکومت نہ قبول کرے جب یہ جانتا ہو کہ مجھ سے ضرور خیانت ہوگی۔ اسی طرح کوئی انتظام کسی ظالم یا فاسق کے ہرگز سپرد نہ کرے کسی لائق شخص کو معزول کرکے اُس سے کم درجے والے کو مقرر نہ کرے۔ ذی اختیار لوگ ظلم نہ کریں۔ کوئی حاکم ایسے موقع پر اجلاس نہ کرے جہاں مستغیثوں کو رسائی مشکل ہو۔ نہ اپنے مذہب والے پر اور نہ کسی غیر مذہب والے پر ظلم کریں مثلاً ضرب و ستم سے نہ پیش آئیں۔ کوئی حاکم ہوکر کسی ایسے کا نذرانہ قبول نہ کرے جس سے اس قسم کے پہلے سے مراسم نہ ہوں۔ اسی طرح اُس دعوت میں شریک نہ ہو جس میں اُسکی خصوصیت مدنظر رکھی گئی ہو۔ کسی سے خواہ وہ حق پر ہو یا باطل پر رشوت نہ لے ایسے ہی وہ شخص جو دغابازی کے درپے ہو رشوت نہ دے۔ ہاں جو شخص حق پر ہو اور وہ اپنی پریشانی رفع کرنے کے لئے مجبوراً کچھ دے دلا کر کام نکالے تو کچھ گناہ نہیں۔ رشوت کے لینے دینے میں دلالی نہ کرے۔ اگر مظلوم کی مدد کرنے کی قوت ہو تو اُس سے علیحدگی نہ اختیار کرے۔ فضیحت کرنے کیلئے کسی کے عیوب کی جستجو اور پردہ دری کے درپے نہ ہو۔ بغیر اذن کے کسی گھر کی دیکھ بھال نہ کرے۔ یہاں تک کہ دراز سے بھی نہ جھانکے ایسے لوگوں کی باتیں نہ سنے جو اُنکو سنانا پسند نہیں کرتے۔ جب دشمن اگر سپاہی پر حملہ آور پڑے تو اُس وقت کم ہمتی نہ کرے۔ امر بالمعروف اور نہی

عن المنکر کو نہ چھوڑے۔ جو لوگ عہد وپیمان کرکے
مسلمانوں کی امان میں آ گئے ہوں عہد شکنی کرکے
نہ اُنہیں قتل کرے اور نہ کسی قسم کا اُن پر ظلم روا رکھے
فنون حرب سیکھ کر نہ بھلادے ایسے شخص کو اختیارات
نہ سپرد کرے جسے جانتا ہو کہ اپنی جہالت یا ظلم کی
وجہ سے کار منصبی کے ادا کرنے میں قاصر رہیگا ناحق
نہ جھگڑے۔ اپنے مقابل پر قابو حاصل کرنے یا ستانے
کے لئے جھوٹ نہ بولے براہ عناد اپنے مقابل
کو ہرا دینے کی غرض سے جھگڑا نہ کرے۔ بانٹنے
میں تقسیم کرنے والا بے انصافی نہ کرے۔ اسی
طرح اشیاء مشترکہ کی قیمت لگانے میں بے
انصافی سے بچے۔ بد وضع اور آوارہ لوگوں
کے پاس نہ بیٹھے۔ کسی باردار درخت کے نیچے
یا دریا یا نہر کے کنارے قضائے حاجت نہ کرے۔
گناہوں سے توبہ کرتا رہے۔ توبہ سے باز نہ
رہے۔ خلاصہ یہ کہ جتنی چیزیں نظام عالم جان
و مال عقل یا آبرو کو ضرر پہنچانے والی ہیں
سب کی سب ممنوع ہیں کہاں تک کوئی
بیان کرے۔ کیونکہ اگر اُن سب کو مع اُن
دلائل کے جو قرآن و حدیث سے موسوم
ہوئے ہیں۔ بیان کیا جائے تو کتنی ہی ضخیم
جلدیں بھر جائیں اور پھر بھی ختم نہ ہوں۔ (از حمیدیہ)

قرآن مجید میں اِن سب کو ایک آیت
میں جمع کر دیا ہے۔

یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی
وَیَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ
تَذَكَّرُوْنَ ۝ کتبہ اشرف علی ۱۳ شوال ۱۳۴۱ھ